

21379 - حلاج کون تھا

سوال

منصور حلاج کون ہے ؟
اور تاریخ اسلامی میں اس حالت کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

حلاج کا نام حسین بن منصور الحلاج اور کنیت ابومغیث ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ اس کی کنیت ابو عبد اللہ تھی ۔
اس نے واسط شہر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ تستر شہر میں پرورش پائی اور صوفیوں کی ایک جماعت کے ساتھ میل جول رکھا جن میں سہل تستری اور جنید اور ابوالحسن نوری وغیرہ شامل ہیں ۔

اس نے بہت سے ممالک کے سفر کیے جن میں مکہ ، خراسان شامل ہیں ، اور ہندوستان سے جادو کا علم حاصل کیا اور بالآخر بغداد میں رہائش اختیار کی اور وہیں پر قتل ہوا ۔

انڈیا میں جادو سیکھا اور یہ بہت ہی حیلے اور دھوکہ باز تھا ، لوگوں کو ان کی جہالت کی بنا پر بہت سے لوگوں کو دھوکہ دیا اور انہیں اپنی طرف مائل کرنے میں کامیاب ہو گیا حتیٰ کہ لوگوں نے سمجھنا شروع کر دیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا ولی ہے ۔

عام مستشرقین (وہ کافر جو مسلمانوں کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں) کے ہاں یہ بہت مقبول ہے اور وہ اسے مظلوم سمجھتے ہیں کہ اسے قتل کر دیا گیا ، اور اس کا سبب اس کا وہ عیسائی کلام اور تقریباً انہی کا عقیدہ ہے جس کا اعتقاد رکھتا تھا ، اس کے عقیدہ کا بیان آگے چل کر ذکر کیا جائے گا ۔

بغداد میں اسے زندیق اور کافر ہونے کی بنا پر جس کا اس نے خود بھی اقرار کیا تھا 309 ھ میں قتل کر دیا گیا ۔

اور اس وقت کے علماء کرام نے اس کے قتل پر اجماع کر لیا تھا کہ اس کے کفار اور زندیق ہونے کی بنا پر یہ واجب القتل ہے ۔

اب آپ کے سامنے اس کے بعض اقوال پیش کیے جاتے ہیں جن کی بنا وہ مرتد ہو کر واجب القتل ٹھہرا :

1 - نبوت کا دعوی :

اس نے نبوت کا دعوی کیا حتی کہ وہ اس سے بھی اوپر چلا گیا اور پھر وہ یہ دعوی کرنے لگا یہ وہ ہی اللہ ہے ، (نعوذ باللہ) تو وہ یہ کہا کرتا کہ میں اللہ ہوں ، اور اس نے اپنی بہو کو حکم دیا کہ وہ اسے سجدہ کرے تو اس نے جواب دیا کہ کیا غیر اللہ کو بھی سجدہ کیا جاتا ہے ؟

تو حلاج کہنے لگا ایک الہ آسمان میں ہے اور ایک الہ زمین میں -

2 - حلول اور وحدت الوجود کا عقیدہ

حلاج حلول اور وحدت الوجود کا عقیدہ رکھتا تھا یعنی اللہ تعالی اس میں حلول کر گیا ہے تو وہ اور اللہ تعالی ایک ہی چیز بن گئے ہیں ، اللہ تعالی اس جیسی خرافات سے پاک اور بلند و بالا ہے -

اور یہی وہ عقیدہ اور بات ہے جس نے حلاج کو مستشرقین نصاری کے ہاں مقبولیت سے نوازا اس لیے کہ اس نے ان کے اس عقیدہ حلول میں ان کی موافقت کی ، وہ بھی تو یہی بات کہتے ہیں کہ اللہ تعالی عیسی علیہ السلام میں حلول کر گیا ہے -

اور حلاج نے بھی اسی لیے لاهوت اور ناسوت والی بات کہی ہے جس طرح کہ عیسائی کہتے ہیں حلاج اپنے اشعار میں کہتا ہے :

پاک ہے وہ جس نے اپنے ناسوت کو روشن لاهوت کے راز سے ظاہر کیا پھر اپنی مخلوق میں کھانے اور پینے والا بن کر ظاہر ہوا -

جب ابن خفیف رحمہ اللہ تعالی نے یہ اشعار سنے تو کہنے لگے ان اشعار کے قائل پر اللہ تعالی کی لعنت برسے ، تو ان سے کہا گیا کہ یہ اشعار تو حلاج کے ہیں ، تو ان کا جواب تھا کہ اگر اس کا یہ عقیدہ تھا تو وہ کافر ہے - اھ

3 - قرآن جیسی کلام بنانے کا دعوی :

حلاج نے ایک قاری کو قرآن مجید پڑھتے ہوئے سنا تو کہنے لگا اس طرح کی کلام تو میں بھی بنا سکتا ہوں -

4 - کفر یہ اشعار :

اس کے کچھ اشعار کا ترجمہ یہ ہے :

اللہ تعالی کے متعلق لوگوں کے بہت سارے عقیدے ہیں ، میں بھی وہ سب عقیدے رکھتا ہوں جو پوری دنیا میں لوگوں

نے اپنا رکھے ہیں -

یہ اس کی ایک ایسی کلام ہے جس میں اس نے دنیا میں پائے جانے والے گمراہ فرقوں میں پائے جانے والے ہر قسم کے کفر کا اقرار اور اعتراف کیا ہے کہ اس کا بھی وہی کفریہ عقیدہ ہے ، لیکن اس کے باوجود یہ ایک کلام ہے جس میں تناقض پایا جاتا ہے جسے صریحا عقل بھی تسلیم نہیں کرتی ، تو یہ کیس ہو سکتا ہے کہ ایک ہی وقت میں توحید اور شرک کا عقیدہ رکھا جائے یعنی وہ موحد بھی ہو اور مشرک بھی ؟

5 - ارکان اور مبادیات اسلام کے مخالف کلام :

حلاج نے ایسی کلام کی جو کہ ارکان اور مبادیات اسلام کو باطل کر کے رکھ دیتی ہے یعنی نماز ، روزہ اور حج اور زکاة کو ختم کر کے رکھ دے -

6 - مرنے کے بعد انبیاء کی روحوں کا مسئلہ :

اس کا کہنا تھا کہ انبیاء کے مرنے کے بعد ان کی روحوں ان کے صحابہ اور شاگردوں کے اجسام میں لوٹادی جاتی ہیں ، وہ کسی کو کہتا کہ تم نوح علیہ السلام اور دوسرے کو موسیٰ علیہ السلام قرار دیتا اور کسی اور شخص کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم -

7 - جب اسے قتل کے لیے لیجایا رہا تھا تو وہ اپنے دوست و احباب کو کہنے لگا تم اس سے خوف محسوس نہ کرو ، بلاشبہ میں تیس روز بعد تمہارے پاس واپس آجاؤں گا ، اسے قتل کر دیا گیا تو وہ کبھی بھی واپس نہ آسکا -

توان اور اس جیسے دوسرے اقوال کی بنا پر اس وقت کے علماء نے اجماعاً اس کے کفر اور زندیق ہونے کا فتویٰ صادر کیا ، اور اسی فتویٰ کی وجہ سے اسے 309 ھ میں بغداد کے اند قتل کر دیا گیا ، اور اس طرح اکثر صوفی بھی اس کی مذمت کرتے اور یہ کہتے ہیں کہ وہ صوفیوں میں سے نہیں ، مذمت کرنے والوں میں جنید ، اور ابوالقاسم شامل ہیں اور ابوالقاسم نے انہیں اس رسالہ جس میں صوفیاء کے اکثر مشائخ کا تذکرہ کیا ہے حلاج کو ذکر نہیں کیا -

اسے قتل کرنے کی کوشش کرنے والوں میں قاضی ابو عمر محمد بن یوسف مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ شامل ہیں انہیں کی کوششوں سے مجلس طلب کی گئی اور اس میں اسے قتل کا مستحق قرار دیا گیا -

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے البدایہ والنہایہ میں ابو عمر مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مدح سرائی کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے فیصلے بہت ہی زیادہ درست ہوتے اور انہوں نے ہی حسین بن منصور الحلاج کو قتل کیا - ۱ ھ دیکھیں البدایہ والنہایہ (11 / 172) -

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ :

جس نے بھی حلاج کے ان مقالات جیسا عقیدہ رکھا جن پر وہ قتل ہوا تو وہ شخص بالاتفاق کافر اور مرتد ہے اس لیے کہ حلاج کو مسلمانوں نے حلول اور اتحاد وغیرہ کا عقیدہ رکھنے کی بنا پر قتل کیا تھا ۔

جس طرح کہ زندیق اور اتحادی لوگ یہ کہتے ہیں مثلاً حلاج یہ کہتا تھا کہ :: میں اللہ ہوں ، اور اس کا یہ بھی قول ہے : ایک الہ آسمان میں ایک زمین میں ہے ۔

اور حلاج کچھ خارق عادت چیزوں اور جادو کی کئی ایک اقسام کا مالک تھا اور اس کی طرف منسوب کئی ایک جادو کی کتب بھی پائی جاتی ہیں ، تو اجمالی طور تو امت مسلمہ میں اس کے اندر کوئی اختلاف نہیں کہ جس نے بھی یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ بشر میں حلول کر جاتا اور اس میں متحد ہو جاتا ہے اور یا یہ کہ انسان الہ ہو سکتا ہے اور یہ معبودوں میں سے ہے تو وہ کافر ہے اور اس کا قتل کرنا مباح ہے اور اسی بات پر حلاج کو بھی قتل کیا گیا تھا ۔ اہ دیکھیں : مجموع الفتاوی (2 / 480) ۔

اور ایک جگہ پر شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہا ہے کہ :

ہم مسلمان علماء میں سے کسی ایک عالم اور نہ ہی مشائخ میں سے کسی ایک شیخ کو بھی نہیں جانتے جس نے حلاج کا ذکر خیر کیا ہو ، لیکن بعض لوگ اس کے متعلق خاموشی اختیار کرتے ہیں اس لیے کہ انہیں حلاج کے معاملے کا علم ہی نہیں ۔ اہ دیکھیں مجموع الفتاوی (2 / 483) ۔

معلومات میں مزید استفادہ کے لیے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ کریں :

خطیب بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ کی : تاریخ بغداد (8 / 112 - 141)

ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ کی المنتظم (13 / 201 - 206) ۔

امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ کی سیر اعلام النبلاء (14 / 313 - 354) ۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کی البدایة والنهاية (11 / 132 - 144) ۔

اللہ تعالیٰ ہی سیدھے راہ کی راہنمائی کرنے والا ہے ۔

واللہ تعالیٰ اعلم ۔